سورة الحجر

سورہ حجر کا نزول مکہ مکرمہ میں ہوا یہ سورۃ اسی سابقہ مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے ان اسباب و علل
پہ روشنی ڈالتی ہے جو لوگوں کو ایمان سے محروم رکھنے کا باعث ہیں۔

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۱۵ رُبَمَا ۱۴/۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ①
الرٰ۔ یہ (خدا کی) کتاب اور قرآن روشن کی آیتیں ہیں ①
1. Alif. Lâm. Râ.[1] These are verses of the Scripture and a plain Reading.

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ②
کسی وقت کافر لوگ آرزو کریں گے کہ اے کاش وہ مسلمان ہوتے ②
2. It may be that those who disbelieve wish ardently that they were Muslims.[3]

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ③
(اے محمدؐ) انکو انکے حال پر رہنے دو کہ کھا لیں اور فائدے اٹھا لیں اور (طول) امل انکو دنیا میں مشغول کئے رہے عنقریب انکو اسکا انجام معلوم ہو جائیگا ③
3. Let them eat and enjoy life, and let (false) hope beguile them. They will come to know!

وَمَا اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ④
اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کا وقت مقرر و معین تھا ④
4. And We destroyed no township but there was a known decree for it.

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ⑤
کوئی جماعت اپنی مدت (وفات) سے نہ آگے نکل سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے ⑤
5. No nation can outstrip its term nor can they lag behind.

وَقَالُوْا يٰاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ⑥
اور (کفار) کہتے ہیں کہ اے شخص جس پر نصیحت (کی کتاب) نازل ہوئی ہے تُو تو دیوانہ ہے ⑥
6. And they say: O thou unto whom the Reminder is revealed, lo! thou art indeed a madman!

لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑦
اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا ⑦
7. Why bringest thou not angels unto us, if thou art of the truthful?

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ⑧
(کہہ دو) ہم فرشتوں کو نازل نہیں کیا کرتے مگر حق کے ساتھ۔ اور اس وقت اُن کو مہلت نہیں ملتی ⑧
8. We send not down the angels save with the Truth, and in that case (the disbelievers) would not be tolerated.

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ⑨
بیشک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں ⑨
9. Lo! We, even We, reveal the Reminder, and lo! We verily are its Guardian.

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ⑩
اور ہم نے تم سے پہلے لوگوں میں بھی پیغمبر بھیجے تھے ⑩
10. We verily sent (messengers) before thee among the factions of the men of old.

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪
اور اُن کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا تھا مگر وہ اُسکے ساتھ استہزا کرتے تھے ⑪
11. And never came there unto them a messenger but they did mock him.

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ⑫
اسی طرح ہم اس (تکذیب و ضلال) کو گنہگاروں کے دلوں میں داخل کر دیتے ہیں ⑫
12. Thus do We make it traverse the hearts of the guilty:

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬
سو وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور پہلوں کی روش بھی یہی رہی ہے ⑬
13. They believe not therein, though the example of the men of old hath gone before.

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ⑭
اور اگر ہم آسمان کا کوئی دروازہ ان پر کھول دیں اور وہ اس میں چڑھنے بھی لگیں ⑭
14. And even if We opened unto them a Gate of Heaven and they kept mounting through it.

15. They would say: Our sight is wrong—nay, but we are folk bewitched.

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾

تو بھی یہی کہیں کہ ہماری آنکھیں مخمور ہوگئی ہیں بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے ﴿۱۵﴾

اسرار و معارف

الٓرٰ ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ○

پ۱۴ رکوع (۱) رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ....تا.... بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۲ تا ۱۵

الٓرٰ حروف مقطعات ہیں جن کے معنٰی جاننا ضروری نہیں اور تلاوت سے ہی برکات حاصل ہوتی ہیں یہ اللہ اور اس کے رسول کے درمیان بھید ہیں۔ ارشاد ہوا یہ آیات ایک کامل و مکمل کتاب اور واضح قرآن کی ہیں ایک ایسی کتاب جو ہر موضوع پر حتمی اور یقینی بات کرتی ہے اور جو قرآن ہے یعنی اپنے پڑھنے والے کو تجلیاتِ باری سے مستفید کرتی ہے نیز مبین ہے کہ ہر بات کھول کر بیان کر دیتی ہے۔

ایک وقت آرہا ہے جب عقاید و اعمال کے نتائج سامنے آئیں گے تو کافر بھی آرزو کریں گے کہ کاش انہیں اسلام نصیب ہوا ہوتا مگر آج انہیں پیٹ بھرنے، عیش کرنے اور لمبی لمبی آرزوئیں کرنے سے فرصت نہیں۔ گویا یہی طرزِ حیات ان کی گمراہی کا اصلی سبب ہے کھانا تو ہر متنفس کھاتا ہے لہٰذا مومن بھی کھاتا ہے آرام بھی کرتا ہے اور دنیا میں وقت بسر کرنے کے لیے منصوبہ بندی بھی مگر فرق یہ ہے کہ کافر انہی چیزوں کو مقصدِ حیات بنا لیتا ہے۔ اور کھانے پینے، لذاتِ دنیا اور خواہشات کی تکمیل کے لیے منصوبہ بندی میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ اسے نہ فکرِ آخرت رہتی ہے اور نہ اپنے پروردگار کے احسانات کا خیال آتا ہے مگر نورِ ایمان نصیب ہو تو کھانا زندہ رہنے کے لیے کھایا جاتا ہے کمانے اور کھانے میں اللہ کی اطاعت کو مقدم رکھا جاتا ہے حتٰی کہ مومن بھوکا رہ لیتا ہے مگر لقمہ حرام سے اجتناب کرتا ہے کافر کو لقمہ تر چاہیئے اسے حلال و حرام سے غرض نہیں ہوتی ایسے ہی آرام زندگی کی ضرورت ہے مومن بھی کرتا ہے لباس آرام دہ بستر، گھر ہر شئے سے مستفید ضرور ہوتا مگر اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اگر چھوڑنا پڑے تو آرام چھوڑتا ہے اطاعتِ الٰہی کو نہیں چھوڑتا گھر قربان کرتا ہے ایمان ترک نہیں کرتا بلکہ کافر محض دنیا کی لذات پہ جان دیتا ہے مومن جو منصوبہ بندی کرتا ہے ذاتی امور کیلئے خاندانی یا قومی و ملکی ضروریات کیلئے ان میں تکمیل ضروریات سے مقدم اطاعت الٰہی ہوتی ہے مگر کافر عظمتِ باری کے احساس سے بیگانہ

ہو کر محض اپنے عیش و آرام کی فکر کرتا ہے لہٰذا جو بھی شخص محض لذیذ کھانے کا طالب ہو حلال و حرام کی تمیز نہ کرے محض عیش کرنا مقصد ہو جائز و ناجائز کی فکر نہ ہو اور طولِ امل میں گرفتار طولِ امل سے مراد لذاتِ دنیا اور حرص و ہوا کی ماری ہوئی خواہشات کی تکمیل کی منصوبہ بندی سے ہے تو ایسے انسان کا ایمان خطرہ میں ہے آج اگر ہم اپنا اور اپنے ماحول کا جائزہ لیں تو یہی مرض ہمیں دین سے دور لے جا رہا ہے اور کافر معاشرہ کو دیکھیں تو یہی بیماری انہیں کفر کی دلدل میں نیچے ہی نیچے لے جا رہی ہے "یہ کب تک "موج اڑائیں گے" اس کی فکر نہ کریں کہ دنیا کا ایک طے شدہ نظام ہے اور ہر آبادی کا ایک طے شدہ وقت اگر سنبھل گئے تو خیر ورنہ ان سے پہلے بھی کتنی آبادیاں اپنا مقررہ وقت آنے پہ تباہ و برباد ہوئیں یہ بھی اپنے انجام کو پالیں گے کہ کوئی قوم یا طبقہ اللہ جل شانہ کی طرف سے مقررہ وقت سے نہ تو پہلے گذر سکتا ہے اور نہ اس وقت کو پیچھے کر سکتا ہے۔

دنیا کی لذات نے انہیں اس قدر اندھا کر دیا ہے کہ حبیب اللہ کا کلام سنتے ہیں جس میں لذات کے مقابلے میں اللہ کی اطاعت کا حکم ہوتا ہے اور کھانا پینا عیش و آرام مقصدِ حیات نہیں بلکہ ضرورتِ زندگی کی حد میں آکر اللہ کی مقرر حدود کے اندر رکھنا پڑتا ہے تو انہیں یہ بات عقل کے خلاف نظر آتی ہے اور کہتے ہیں کہ اگر آپ پر یہ قرآن اترا ہے جس میں اس طرح کے احکام ہیں تو معاذ اللہ آپ پاگل ہیں کہ کفار کا تو دین بھی دنیا ہی ہوتی ہے اور ہر عبادت، رسم یا پوجا پاٹ کے ساتھ دنیا اور لذاتِ دنیا کو بطور نتیجہ جوڑ رکھا ہوتا ہے بھلا دنیا قربان کرنا اور آخرت کی آرزو کب ان کی عقل میں آسکتی ہے لہٰذا کہتے ہیں اگر آپ کے پاس فرشتہ اللہ کا کلام لاتے ہیں تو انہیں آپ ہمارے پاس کیوں

فرشتہ سے کلام

نہیں لے آتے کہ ہم ان سے تصدیق کرلیں یہ تک سمجھنے سے قاصر ہیں کہ فرشتہ سے کلام کے لیے تو نورِ نبوت شرط ہے قلب کی وہ پاکیزگی اور تزکیہ کی وہ کیفیت شرط ہے اگرچہ وحی الٰہی کے لیے تو نبوت شرط ہے مگر نورِ نبوت سے روشن قلوب فرشتوں تک سے کلام کر سکتے ہیں اور یہ کمال اہل اللہ میں پایا جاتا ہے جیسا عہد نبوی ﷺ کے غزوات اور مختلف واقعات میں صحابہ کا فرشتوں سے کلام کرنا ثابت ہے مگر یہ نہ صرف حصولِ ایمان کے بعد بلکہ تزکیہ کے بعد

نصیب ہوتا ہے اور جب فرشتے اس حال میں نازل ہوں گے کہ ہر انسان انہیں دیکھ سکے بات کر سکے تو کام ختم ہو چکا ہو گا دنیا کی بساط لپیٹ چکی ہو گی اور ہر ایک کو پورا پورا انصاف میسر ہو گا پھر عمل کی مہلت نہ ہو گی کہ یہ ان سے تصدیق حاصل کر کے عمل کرنے جائیں گے۔

ان کا یہ کہنا کہ بھلا کب تک یہ بات رہے گی چند ایسے لوگ ہی تو جمع ہو رہے ہیں جو پڑھے لکھے بھی نہیں تو وقت کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی قصۂ پارینہ بن جائے گی مگر یاد رکھو یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے اور ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

قرآنِ حکیم کا ایک اعجاز

قرآنِ حکیم کا ایک یہ بھی بہت بڑا اعجاز ہے کہ جس طرح سے نازل ہوا بالکل اسی طرح بغیر ایک نقطے تک کی تبدیلی کے موجود ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ ایسے ہی رہے گا اگرچہ یہود نے ایک ایسا فرقہ بھی ترتیب دیا جس نے یہ کہا کہ معاذاللہ صحابہؓ نے قرآن بدل دیا اور اس میں کمی بیشی کر دی مگر یہی بات ان کی تردید کرتی ہے کہ کیا وہ کلام جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا بدل گیا مگر جسے صحابہؓ نے شائع کیا اسے پندرہ صدیاں بیت گئیں اور کوئی نہ بدل سکا یہ عقلاً محال ہے اور قرآن کے اس وعدہ کا انکار کہ اللہ خود اس کی حفاظت فرمانے والا ہے یہ جزوِ ایمان ہے کہ یہ وہی قرآن ہے جو آپ ﷺ پر نازل ہوا اس میں تبدیلی و تحریف کا عقیدہ رکھنا کفر ہے اور ایسے لوگ قطعی کافر ہیں۔

اللہ کریم نے اس کی حفاظت مومنین کے قلوب تک میں سمو کر کی ہے اور حفاظ اللہ کریم کے وہ سپاہی ہیں جو اس کی کتاب کی حفاظت پہ اس نے مامور کر دیئے ہیں۔

یہ وعدہ حفاظتِ حدیث کو بھی شامل ہے

قرآنِ حکیم اپنے معانی اور مفاہیم سے مکمل ہوتا ہے چونکہ یہ بنی نوعِ انسان کی اصلاح و ہدایت کے لیے نازل ہوا اور اس کے ساتھ ایک معلم ﷺ مبعوث فرمایا گیا جس کا منصب عالی انسانوں کو اس کے اصل الفاظ کے ساتھ ان کے معانی کا سمجھانا تھا وہی ارشاداتِ نبوی حدیث کہلائے لہٰذا حدیث شریف کو بھی اللہ کی حفاظت حاصل ہے کیا یہ اللہ کی حفاظت کا کرشمہ نہیں کہ کفار نے ہر دور

میں حدیثیں گھڑنے اور غلط تاویلات کرنے کی پوری کوشش کی مگر اللہ نے ایسے بندے پیدا کر دیئے جنھوں نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا آج بھی ارشاداتِ رسول ﷺ ہر آمیزش سے پاک روشن ستاروں کی مانند آسمانِ ہدایت پہ چمک رہے ہیں اور اکیلی حدیث نبویؐ کی پہچان کے لیے مسلمانوں نے کم و بیش سترہ علوم ترتیب دیئے جن میں ہر ایک عقل انسانی کو دنگ کر دیتا ہے اور سچ کو جھوٹ سے الگ اور واضح کرتا ہے صرف اسماء الرجال ہی کا فن اتنا حیران کن ہے کہ ہر راوی کے پورے حالات سامنے آجاتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ حدیث بعد میں لکھی گئی یہ کتابیں تیسری چوتھی صدی کی ہیں لہٰذا قابل اعتبار نہیں ایک بہت بڑا دھوکا ہے حدیث نبویؐ عہد نبوی ہی میں لکھی گئی اگر کتابوں کی تدوین بعد میں ہوئی تو ان میں انہیں احادیث کو ترتیب دیا گیا جو آپ ﷺ کے مبارک ارشادات تھے۔ لہٰذا حدیث شریف کا مطلق انکار تو خود کتاب اللہ ہی کا انکار ہے۔

یہ نئی بات نہیں اس سے پہلے بھی مختلف فرقوں (شیعوں) کے پاس رسول بھیجے گئے قرآن حکیم نے لفظ شیعہ کا اطلاق ایسے گروہ پہ کیا ہے جو گمراہ ہو اور اپنی گمراہی کو ہدایت اور حق ثابت کرنے پہ مصر ہو تو انھوں نے اللہ کریم اور نبیوں کا مذاق اڑایا کہ انہیں دیکھو یہ کبھی حصول زر کے طریقوں پہ پابندی لگاتے ہیں اور کبھی کھانے پینے میں حرام و حلال کی حدود مقرر کرتے ہیں اور جو لذتیں سامنے ہیں انہیں چھوڑ کر کسی اور جہاں کی بات کرتے ہیں۔

دل کا یہ حال کہ اللہ کی طرف دعوت مذاق معلوم ہو ایک عذاب ہے جو کفار کے دلوں میں دھنسا دیا جاتا ہے ان کے گناہوں اور کفر کے باعث ان کے قلوب کی یہ حالت کر دی جاتی ہے کہ انہیں ارشاداتِ رسول پہ مذاق سوجھتا ہے ایسے لوگوں کو کبھی ایمان نصیب نہیں ہوتا یہ قانون آپ کو پہلی تمام امتوں میں نظر آئے گا کہ دین کا مذاق اڑانے والوں کو کبھی دین نصیب نہ ہوا۔ ان کا حال تو ایسا ہو جاتا ہے کہ اگر ان پہ آسمان کا دروازہ تک کھول دیا جائے اور یہ دن بھر اس میں سے آتے جاتے رہیں تو بھی ایمان نہ لائیں گے بلکہ الٹا کہہ دیں گے ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے یا ہم پہ جادو کر دیا گیا ہے جو ہم کو اس طرح سے نظر آتا ہے ورنہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ یہاں سے اندازہ ہوتا ہے کہ قبول دین و ایمان کا مدار قلب

کی کیفیات اور اس کی حالت پر ہے صد افسوس کہ آج عموماً مسلم معاشرہ اس طرف سے غفلت کا شکار ہے

رکوع نمبر ۲ — آیات ۱۶ تا ۲۵ — رُبَمَا ۱۴/۲

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا
لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٦﴾

اور ہم ہی نے آسمان میں بُرج بنائے اور دیکھنے والوں
کے لئے اس کو سجا دیا (۱۶)

16. And verily in the heaven We have set mansions of the stars, and We have beautified it for beholders.

وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿١٧﴾

اور ہر شیطان راندۂ درگاہ سے اسے محفوظ کر دیا (۱۷)

17. And We have guarded it from every outcast devil,

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ
شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾

ہاں اگر کوئی چوری سے سننا چاہے تو چمکتا ہوا
انگارا اس کے پیچھے لپکتا ہے (۱۸)

18. Save him who stealeth the hearing, and then doth a clear flame pursue.

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا
رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ
مَّوْزُونٍ ﴿١٩﴾

اور زمین کو بھی ہم ہی نے پھیلایا اور اس پر
پہاڑ (بنا کر) رکھ دیے اور اس میں ہر ایک
سنجیدہ چیز اُگائی (۱۹)

19. And the earth have We spread out, and placed therein firm hills, and caused each seemly thing to grow therein.

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ
لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿٢٠﴾

اور ہم ہی نے تمہارے لئے اور اُن لوگوں کیلئے جن کو
تم روزی نہیں دیتے اس میں معاش کے سامان پیدا کئے (۲۰)

20. And We have given unto you livelihoods therein, and unto those for whom ye provide not.

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ
وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢١﴾

اور ہمارے ہاں ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم ان
کو بمقدار مناسب اُتارتے رہتے ہیں (۲۱)

21. And there is not a thing but with Us are the stores thereof. And We send it not down save in appointed measure.

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ
السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ
لَهُ بِخَازِنِينَ ﴿٢٢﴾

اور ہم ہی ہوائیں چلاتے ہیں (جو بادلوں کے پانی سے) بھری ہوئی
(ہوتی ہیں) اور ہم ہی آسمان سے مینہ برساتے ہیں اور ہم ہی تم کو
اس کا پانی پلاتے ہیں اور تم تو اس کا خزانہ نہیں رکھتے (۲۲)

22. And We send the winds fertilising, and cause water to descend from the sky, and give it you to drink. It is not ye who are the holders of the store thereof.

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿٢٣﴾

اور ہم ہی حیات بخشتے اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث (مالک) ہیں (۲۳)

23. Lo! and it is We, even We, Who quicken and give death, and We are the Inheritor.

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿٢٤﴾

اور جو لوگ تم میں پہلے گزر چکے ہیں ہم کو معلوم ہیں اور جو
پیچھے آنے والے ہیں وہ بھی ہم کو معلوم ہیں (۲۴)

24. And verily We know the eager among you and verily We know the laggards.

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ
عَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ ع

اور تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان سب کو جمع
کریگا۔ وہ بڑا دانا اور خبردار ہے (۲۵)

25. Lo! thy Lord will gather them together. Lo! He is Wise, Aware.

اسرار و معارف

پ ۱۴ رکوع ۲ - ولقد جعلنا فی السمآء بروجا .... الی .... انہ حکیم علیم (۱۶ تا ۲۵)

حالانکہ قدرتِ باری اس قدر ہویدا ہے کہ آسمانوں میں چڑھے بغیر اس کی عظمت پہ دلالت کرتی
نظر آتی ہے آخر ہم نے ہی تو آسمانوں میں بہت بڑے بڑے ستارے اور سیارے سجا دیئے اور خلا کو دیکھنے

والوں کے لیے بہت خوبصورت بنا دیا جہاں ان میں اور بے شمار حکمتیں ہیں وہاں آسمانوں کی حفاظت کا کام بھی ان سے لیا اور پھر شیطان مردود کو ان کے باعث آسمانوں سے دور کر دیا کہ ان میں کی ٹوٹ پھوٹ اور ان کی روشنی و گرمی اور مختلف اثرات فضا اور خلا کی ایک خاص حد سے آگے کسی کو بڑھنے نہیں دیتے حتیٰ کہ شیاطین تک سوائے اس کے کسی شیطان نے خلا میں سے چوری چھپے کوئی بات فرشتوں سے سُن لی تو اس کے پیچھے روشن شعلہ لپکتا ہے جو اسے ہلاک کر دیتا ہے یا وہ بدحواس ہو کر کچھ سننے کی بجائے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔

شہاب ثاقب

ابلیس کے آسمان سے نکالے جانے کے بعد اس کی رسائی آسمان پر تو نہ ہو سکتی تھی مگر وہ اور اس کی اولاد خلا میں آسمانوں کے قریب چلے جاتے اور کوئی نہ کوئی بات فرشتوں سے سن کر لے اُڑتے جس کی خبر کاہنوں کو کرتے اور اپنے اندازے سے اس میں خوب جھوٹ بھی ملاتے اس طرح کفر کا کاروبار چلتا تھا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بعثت پر شیاطین کو اس سے بھی روک دیا گیا جس کے باعث عرب کے مشہور کاہنوں کا کاروبار بھی بہت متاثر ہوا اور کفر کے پھیلنے کا ایک سبب ختم ہوا یہ بھی آپ ﷺ کی عظیم برکات میں سے ایک ہے، چنانچہ اس کے بعد چوری چھپے سننے والے شیطانوں کو شہاب ثاقب سے روک دیا گیا۔ جہاں تک سائنسدانوں کا اور فلاسفہ کا خیال کہ خلا میں بعض بخارات آگ پکڑتے ہیں یا کسی ستارے یا سیارے کا کوئی حصہ ٹوٹ کر گرتا ہے اور یہ خلا میں ایک معمول کا عمل ہے تو یہ اپنی جگہ درست ہے کہ علما کے مطابق یہ شہاب ثاقب آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی ہوتے تھے مگر آپ ﷺ کی بعثت کے بعد انہی سے شیطانوں کو بھگانے کا کام بھی لیا جانے لگا۔

اور زمین کو بھی تو ہم نے پھیلایا۔ اور اس پر بڑے بڑے پہاڑ ٹکا دیئے اور اس میں بے شمار روئیدگی کتنے خوب صورت انداز اور ایک خاص مقدار میں پیدا فرمائی حتیٰ کہ چیزوں کے وجود، رنگ اور ذائقے تک میں اس قدر اندازہ متعین فرمایا کہ ہر اعتبار سے انسانی ضروریات کی تکمیل میں کام آ سکیں عمارتی لکڑی کا قد کاٹھ ملاحظہ ہو اور سوختنی کا ایسے ہی پھلوں کو دیکھیں تو بڑے بڑے پھل زمین پر پڑے بیلوں سے اور چھوٹے درختوں سے لگا دیئے گندم کا خوشہ اپنے اندازے سے پیدا ہوا اور مکی کا سٹہ

اپنی صورت ہے کہ نیز مقدار میں بھی کتنا خوبصورت اندازہ کار فرما ہے کہ نہ تو اس قدر بہتات کہ گلتے سڑتے رہیں اور ساری فضا ہی متعفن کر دیتے غرض ہر شئے ہر اعتبار سے کتنی موزوں اور مناسب ہے اور پھر ان نعمتوں کے حصول کے ذرائع اور معیشت کے اسباب پیدا فرما دیئے یونہی ہر چھت پہ یا ہر صحن میں ان بارش نہیں ہو رہی بلکہ انسانوں کو کسب معاش کرنا پڑتا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ کتنے بے شمار جاندار ہیں جن کی غذا کا سامان انسان کی ذمہ داری نہیں تو انہیں یہی سامانِ حیات ہر جگہ مفت مل جاتا ہے۔

غرض اللہ کے پاس تو ہر شے کے نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں مگر ہر چیز ایک متعین اور مقرر مقدار میں دنیا میں نازل کی جاتی ہے۔

پھر اپنے آبی نظام کو دیکھو کہ کتنا عجیب اور اس کی قدرت کاملہ کا نمونہ ہے کہ پانی کے سمندروں کو تلخ اور کھاری بنا دیا کہ وہ خود گلتے سڑتے نہیں مگر ان میں ملنے والی ہر آلائش گل سڑ جاتی ہے اگر میٹھے ہوتے تو تعفن پیدا کر کے زمین پہ زندگی ناممکن بنا دیتے پھر انہی کو زمین کی حیات کی سیرابی کا سبب بنایا کہ سورج نے بھاپ بنائی اور ہوائیں بادلوں کو لے اڑیں اور جہاں جہاں جس قدر اللہ کو منظور ہوا بارش کی صورت میں برسا دیا پھر انسان کے بس میں نہ تھا کہ اپنی سب ضرورتوں کا پانی ذخیرہ کر لیتا یا پھر روزانہ بارش برستی تو زندگی دشوار ہو جاتی لہٰذا ایسا اہتمام فرما دیا کہ پہاڑوں پر برف کی صورت میں محفوظ فرما دیا جو گرد و غبار سے پاک اور آلودگی سے دور محفوظ رہتا ہے پھر پانی بن بن کے دریا بہاتا ہے تو کبھی زمین میں رس رس کر چشمے کی صورت پھوٹتا اور ندیوں کی شکل بہتا ہے اور انسان حیوان اور نباتات تک کو سیراب کرتا چلا جاتا ہے کیا یہ سب نشانیاں اس کی عظمت ہی کا اظہار نہیں ہیں۔

یقیناً یہ سارا نظام ہی قدرتِ کاملہ پہ گواہ ہے اور ہم ہی زندگی بخشتے ہیں اور موت دیتے ہیں بلکہ اللہ ہی باقی رہنے والا اور ہر شے کا وارث ہے نیز جس کے علم عالی میں ایک قطرہ ایک ایک ذرہ ہے وہ یقیناً تم میں بھلائی میں سبقت حاصل کرنے والوں سے بھی واقف ہے اور پیچھے رہ جانے والوں کو بھی جانتا ہے اور آپ کا رب ہی سب کو دوبارہ اکٹھا کرے گا کہ وہی سب حکمتوں کا مالک اور ہر شے کا علم

رکھنے والا ہے۔ لہٰذا ہر ایک کے اعمال کے مطابق درجہ بندی فرمائے گا۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۲۶ تا ۴۵ — رُبَمَا ۱۴/۳

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۲۶﴾

اور ہم نے انسان کو کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے ﴿۲۶﴾

26. Verily We created man of potter's clay of black mud altered,

وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾

اور جنوں کو اس سے بھی پہلے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا تھا ﴿۲۷﴾

27. And the Jinn did We create aforetime of essential fire.

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۲۸﴾

اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے ایک بشر بنانے والا ہوں ﴿۲۸﴾

28. And (remember) when thy Lord said unto the angels: Lo! I am creating a mortal out of potter's clay of black mud altered.

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿۲۹﴾

جب اسکو (صورت انسانیہ میں) درست کرلوں اور اسمیں اپنی (بے بہا چیز یعنی) روح پھونک دوں تو اسکے آگے سجدے میں گر پڑنا ﴿۲۹﴾

29. So, when I have made him and have breathed into him of My spirit, do ye fall down, prostrating yourselves unto him.

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۳۰﴾

تو فرشتے تو سب کے سب سجدے میں گر پڑے ﴿۳۰﴾

30. So the angels fell prostrate, all of them together,

إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۱﴾

مگر شیطان کہ اُس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کیا ﴿۳۱﴾

31. Save Iblis. He refused to be among the prostrate.

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۲﴾

(خدا نے) فرمایا کہ ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا ﴿۳۲﴾

32. He said: O Iblis! What aileth thee that thou art not among the prostrate?

قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۳۳﴾

(اُس نے) کہا میں ایسا نہیں ہوں کہ انسان کو جس کو تو نے کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے بنایا ہے سجدہ کروں ﴿۳۳﴾

33. He said: Why should I prostrate myself unto a mortal whom Thou hast created out of potter's clay of black mud altered?

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾

(خدا نے) فرمایا یہاں سے نکل جا تو مردود ہے ﴿۳۴﴾

34. He said: Then go thou forth from hence, for verily thou art outcast.

وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾

اور تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت (برسے گی) ﴿۳۵﴾

35. And lo! the curse shall be upon thee till the Day of Judgement.

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾

(اس نے) کہا کہ پروردگار مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ (مرنے کے بعد) زندہ کئے جائیں گے ﴿۳۶﴾

36. He said: My Lord! Reprieve me till the day when they are raised.

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿۳۷﴾

فرمایا کہ تجھے مہلت دی جاتی ہے ﴿۳۷﴾

37. He said: Then lo! thou art of those reprieved,

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾

وقت مقرر (یعنی قیامت) کے دن تک ﴿۳۸﴾

38. Till an appointed time.

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾

(اس نے) کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے رستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں کیلئے (گناہوں کو) آراستہ کر دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا ﴿۳۹﴾

39. He said: My Lord! Because Thou hast sent me astray, I verily shall adorn the path of error for them in the earth, and shall mislead them every one,

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾

ہاں ان میں جو تیرے مخلص بندے ہیں (ان پر قابو چلنا مشکل ہے) ﴿۴۰﴾

40. Save such of them as are Thy perfectly devoted slaves.

قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾

(خدا نے) فرمایا کہ مجھ تک پہنچنے کا یہی سیدھا رستہ ہے ﴿۴۱﴾

41. He said: This is a right course incumbent upon Me!

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾

جو میرے مخلص بندے ہیں اُن پر تجھے کچھ قدرت نہیں (کہ انکو گناہ میں ڈال سکے) ہاں بدراہوں میں سے جو تیرے پیچھے چل پڑے ﴿۴۲﴾

42. Lo! as for My slaves, thou hast no power over any of them save such of the froward as follow thee,

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾

اور اُن سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے ﴿۴۳﴾

43. And lo! for all such, hell will be the promised place:

44. It hath seven gates, and each gate hath an appointed portion.

اس کے سات دروازے ہیں ہر ایک دروازے کیلئے اُن میں سے جماعتیں تقسیم کر دی گئی ہیں ﴿۴۴﴾

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿۴۴﴾

اسرار و معارف

پ ۱۴ رکوع ۳۔ ولقد خلقنا الانسان ..... الی ..... منهم جزء مقسوم (۲۶ تا ۴۴)

خود انسان کو بھی تو ہم نے ہی پیدا کیا سڑے ہوئے مٹی گارے سے جو خشک ہو چکا تھا۔

جنّات کو پہلے پیدا کیا گیا

قبل ازیں ہم جنات کو آگ کی لُو سے پیدا کر چکے تھے یعنی آگ کی وہ تپش جو ایک گرم ہوا کی صورت میں تھی کہ آگ کا نظر آنا اجزائے کثیفہ کی ملاوٹ سے ہوتا ہے ورنہ وہ بہت لطیف ہوتی ہے تو گویا جنات کا وجود اسی سے پیدا ہوا جو نظر نہیں آتا۔ اور جنات پہلے سے زمین پر آباد کئے گئے تھے۔

پھر وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے جب آپ کے رب نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں کھنکتے اور سڑے ہوئے گارے سے ایک بشر تخلیق کر رہا ہوں جب وہ بن چکے اور میں اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اسکے سامنے سجدہ میں گر جاتا۔

رُوح اور نفخِ رُوح

روح کی تحقیق میں اہل علم میں بڑی لمبی بحث ہے اور اسی موضوع پر دونوں طرف ہزاروں دلائل موجود ہیں کہ روح کوئی جسم ہے یا مجرد جوہر ہے صاحب معارف القرآن کے مطابق جمہور علما کا مسلک یہ ہے کہ روح ایک جسمِ لطیف ہے اور یہی حق ہے جوہر مجرد فلاسفہ کا قول ہے جس کو بعض صوفیہ نے بھی قبول کیا ہے مگر اس موضوع پر سب سے خوبصورت تحقیق صاحب تفسیر مظہری حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے فرماتے ہیں روح دو قسم کی ہے علوی اور سفلی، روح علوی مادہ سے پاک اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جس کی حقیقت کا ادراک ممکن نہیں اور اہل کشف کو اس کا مقام عرش کے اوپر نظر آتا ہے کہ عرش سے زیادہ لطیف ہے اور بنظر کشفی اوپر نیچے پانچ درجات میں محسوس کی جاتی

ہے جو یہ ہیں قلب، روح، سِرّ، خفی، اخفیٰ اور یہ سب عالمِ امر کے لطائف ہیں جس کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ قل الروح من امرِ ربی۔ یہاں تک قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بات تھی اس کی تھوڑی سی وضاحت یہ ہے کہ عرش تو ۹ ہیں جن کی وسعتوں کا اندازہ انسان کے لیے ممکن نہیں کہ زمین خلا اور سات آسمانوں تک کا سارا جہان مل کر پہلے عرش کے مقابل اتنا سا ہے جیسے کسی صحرا میں ایک معمولی انگشتری پڑی ہو جب ارض و سما اور مابینھما کے فاصلے ماپنا اور ستاروں اور سیاروں کے حجم انسانی علم سے بہت آگے ہیں تو پھر عرش کی عظمت کا اندازہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ دوسرا عرش پہلے سے بزرگ تر اور تیسرا اس سے بڑا ہے حتیٰ کہ اسی طرح ۹ عرش ہیں جب ان کی انتہا آتی ہے تو عالمِ خلق ختم ہو جاتا ہے اور عالمِ امر شروع ہوتا ہے جہاں مادہ مادی وجود تو کیا دائرۂ تخلیق ہی ختم ہو گیا اور عالمِ امر کا پہلا دائرہ ہی اتنا وسیع ہے کہ ۹ عرشوں تک کی ساری کائنات اس ایک دائرے کے مقابل ایسی ہی ہے جیسے کسی صحرا کے اندر انگشتری اور حجاباتِ الٰہیہ تک ایسے ہی بیالیس ۴۲ دائرے ہیں جو سب ایک دوسرے سے ایسے ہی بڑے ہیں اور اسی عالمِ امر سے روح جسدِ انسانی میں وارد ہو کر اسے زندگی کی حرارت عطا کرتی ہے جو براہ راست قلب میں آتی ہے جہاں سب سے پہلے حیات پیدا ہوتی ہے اور پھر پانچوں لطائف روشن کرتی ہے۔

قاضی صاحبؒ کے مطابق روحِ سفلی وہ بخارِ لطیف ہے جو عناصرِ اربعہ یعنی آگ مٹی ہوا اور پانی کے ملنے اور ان میں روح کی حرارت سے پیدا ہو کر نس نس میں پھیل جاتی ہے اس کا یہ سرایت کرنا ہی پھونکنے اور نفخ سے تعبیر کیا گیا ہے) یہ روحِ سفلی ہی ہے جو خواہشات اور جسمانی ضروریات کا احساس اور ضرورت پیدا کرتی ہے اور روحِ علوی اگر غالب رہے تو ان امور میں اللہ کی اطاعت کرتا ہے جس سے روحِ علوی مزید قوت حاصل کرتی ہے اور عالمِ امر سے اس کا تعلق مضبوط تر ہوتا جاتا ہے لیکن اگر روحِ سفلی یا جسے نفس بھی کہا گیا یہ غالب ہو جائے تو انسان محض خواہشات کا بندہ بن کر گناہ اور نافرمانی میں غرق ہو جاتا ہے اور روحِ علوی کی تجلی جو روحِ سفلی پہ تھی اور جس نے اسے شرفِ انسانیت بخشا تھا کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے اور کفر پہ بالکل منقطع ہو جاتی ہے اسی لیے کفار کو کتاب اللہ میں کالانعام یعنی چوپاؤں اور حیوانات کی مثل قرار دیا گیا کہ ان میں صرف روحِ سفلی ہی ہوتی ہے اور عالمِ امر کی اس لطیف تر تجلی سے ان کے قلوب

کا تعلق نہیں ہوتا اسی لیے کفار کو آخرت میں انسانی چہرہ بھی نصیب نہ ہوگا اور جانوروں ہی کی طرح جہنم میں جلائینگے انبیاء جب مبعوث ہوتے ہیں تو اسی روح علوی کو حیات نو عطا کرتے ہیں اور ایمان لانے والوں کو نبی کی ایک نگاہ مقام صحابیت یعنی روح علوی کا روشن ترین حال عطا کرتی ہے اور یہی نعمت حاصل کرنے کیلئے صحبتِ شیخ کی ضرورت بھی ہے ورنہ روح سفلی اپنا کام طبعی طور پر کرتی رہتی ہے۔ روحِ علوی مادہ سے بالاتر محض امر الٰہی سے پیدا ہونے والی ایک لطیف ترشے ہے اسی لیے تجلیات باری کو قبول کرنے کی استعداد رکھتی ہے جو انسان کے علاوہ کسی مخلوق کو حاصل نہیں نیز قاضی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ انسان کے وجود میں غالب عنصر اگرچہ مٹی ہے لہٰذا اسی سے تعبیر فرمایا گیا ورنہ درحقیقت دس چیزوں سے مرکب تھے جن میں پانچ عالم خلق کی مٹی، آگ ہوا، پانی اور ان سے پیدا ہونے والا بخار لطیف جو روح سفلی یا نفس کہلاتا ہے اور پانچ عالمِ امر کی ہیں یعنی قلب، روح، سر، خفی اور اخفیٰ اسی جامعیت کے سبب نور معرفت اور نارِ عشق و محبت کا متحمل ہوا جس کا نتیجہ بے کیف معیتِ الٰہی کا حصول ہے اور اسی عظمت کے باعث ملائکہ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ابلیسؒ اور اس کے حوالے سے ایک مسئلہ

لہٰذا سب فرشتے مل کر سجدے میں چلے گئے سوائے ابلیس کے جس نے انکار کر دیا اور سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا یہ اگرچہ جنات میں سے تھا مگر عبادات و ریاضات سے ترقی کرتا ہوا فرشتوں میں جا شامل ہوا اور اس وقت وہیں موجود تھا لہٰذا اسی حکم میں شامل تھا۔ لیکن اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا ارشاد ہوا کہ اے ابلیس تجھے سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا تو کہنے لگا میں کوئی ایسا ویسا نہیں ہوں کہ اس کیچڑ اور گارے سے بنے انسان کو سجدہ کروں تو ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا اور تو مردود ہوا اور تجھے تا قیامت اللہ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا یعنی ہمیشہ کے لیے کہ بعد قیامت تو پھر امید ہی نہ رہی تو یہ مسئلہ یہاں ثابت ہو گیا کہ جس طرح شیطان اپنی بڑائی کو دل میں رکھ کر مجاہدہ کرتا رہا اور فرشتوں تک میں شامل ہو گیا ایسے ہی کوئی طالب اپنی شہرت اور بڑائی کے لیے مجاہدہ کر کے شیخ کی صحبت میں منازلِ سلوک حاصل کر سکتا ہے مگر آخر کار شیطان کا بھانڈا پھوٹا اور مردود ہوا ایسے ہی یہ شخص

بھی ایک روز سب کچھ کھو کر محروم ہو جاتا ہے اور اس نعمت سے محروم ہو کر مرتا ہے۔

تو ابلیس کہنے لگا کہ پروردگارِ عالم مجھے مہلت و فرصت عطا کر اور اس روز تک مجھے رہنے دے جس روز مردے زندہ ہوں گے کہ میں انسان سے مقابلہ کروں گا فرمایا تجھے ایک معلوم وقت تک یعنی فناءِ دنیا تک مہلت دی جاتی ہے کہ فناءِ عالم کے وقت اُسے بھی موت کی وادی سے گزرنا ہوگا تو کہنے لگا پروردگار جیسے تو نے تکوینی طور پر مجھے گمراہ کر دیا اپنی غلطی کا اعتراف پھر بھی نہ کیا بلکہ اسے اللہ کی طرف منسوب کر دیا جو تکبر اور گمراہی کا نتیجہ تھا تو میں بھی قسم کھاتا ہوں کہ انسانوں کو گناہ بڑے سجا کر دکھاؤں گا اور انہیں گمراہ کروں گا سوائے تیرے خاص بندوں کے جنہیں تو نے اپنے لیے چُن لیا ان پر میرا داؤ نہ چلے گا یعنی وہ گمراہ نہ ہوں گے غلطی کا صدور ناممکن نہیں کہ بھول چوک ہو سکتی ہے مگر اللہ کے بندے اس پر قائم نہیں رہتے توبہ کر کے رحمتِ باری کو پا لیتے ہیں۔ فرمایا یہی خلوص اور صرف میرے اور میری رضامندی کے لیے اپنے کو مخصوص کر دینا ہی تو مجھ تک سیدھا راستہ ہے۔ اور بے شک جو میرے بندے ہوں گے ان پر تیرا بس نہ چلے گا تیرا زور بھی انہی پر چلے گا جو میری راہ ترک کر کے تیری پیروی اختیار کریں گے اور تیرے بہکاوے میں آجائیں گے مگر یاد رکھ ایسے سب لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے جس کے سات دروازے یا سات درجے ہیں اور جیسا کوئی کرے اسی کے مطابق ہر درجے کے لوگ بانٹ دیئے جائیں گے اور الگ الگ کر دیئے جائیں گے۔

رکوع نمبر ۴ — آیات ۴۵ تا ۶۰ — رُبَمَا ۱۴/۴

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ۝۴۵
جو متقی ہیں وہ باغوں اور چشموں میں ہوں گے ۝۴۵
45. Lo! those who ward off (evil) are among gardens and watersprings.

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝۴۶
(ان سے کہا جائیگا کہ) ان میں سلامتی (اور) خاطر جمع سے داخل ہو جاؤ ۝۴۶
46. (And it is said unto them) : Enter them in peace, secure.

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝۴۷
اور انکے دلوں میں جو کدورت ہوگی انکو ہم نکال کر صاف کر دینگے (گویا) بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ۝۴۷
47. And We remove whatever rancour may be in their breasts. As brethren, face to face, (they rest) on couches raised.

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝۴۸
نہ ان کو وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے ۝۴۸
48. Toil cometh not unto them there, nor will they be expelled from thence.

49. Announce, (O Muhammad) unto My slaves that verily I am the Forgiving, the Merciful:	(اے پیغمبر) میرے بندوں کو بتا دو کہ میں بڑا بخشنے والا (اور) مہربان ہوں ﴿۴۹﴾	نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾
50. And that My doom is the dolorous doom.	اور یہ کہ میرا عذاب بھی درد دینے والا عذاب ہے ﴿۵۰﴾	وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾
51. And tell them of Abraham's guests,	اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا احوال سنا دو ﴿۵۱﴾	وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۵۱﴾
52. (How) when they came in unto him, and said: Peace! He said: Lo! we are afraid of you.	جب وہ ابراہیم کے پاس آئے تو سلام کہا۔ (انہوں نے) کہا کہ ہمیں تو تم سے ڈر لگتا ہے ﴿۵۲﴾	اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾
53. They said: Be not afraid! Lo! we bring thee good tidings of a boy possessing wisdom.	(مہمانوں نے) کہا کہ ڈریئے نہیں ہم آپ کو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں ﴿۵۳﴾	قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۵۳﴾
54. He said: Bring ye me good tidings (of a son) when old age hath overtaken me? Of what then can ye bring good tidings?	(وہ) بولے کہ جب مجھے بڑھاپے نے آ پکڑا تو تم خوشخبری دینے لگے۔ اب کاہے کی خوشخبری دیتے ہو ﴿۵۴﴾	قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰٓی اَنْ مَّسَّنِیَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾
55. They said: We bring thee good tidings in truth. So be not thou of the despairing.	(انہوں نے) کہا کہ ہم آپ کو سچی خوشخبری دیتے ہیں آپ مایوس نہ ہوجیے ﴿۵۵﴾	قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ ﴿۵۵﴾
56. He said: And who despaireth of the mercy of his Lord save those who are astray?	(ابراہیم نے) کہا کہ خدا کی رحمت سے (میں مایوس کیوں ہونے لگا اس سے) مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے ﴿۵۶﴾	قَالَ وَمَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ﴿۵۶﴾
57. He said: And afterward what is your business, O ye messengers (of Allah)?	پھر کہنے لگے کہ فرشتو! تمہیں (اور) کیا کام ہے ﴿۵۷﴾	قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾
58. They said: We have been sent unto a guilty folk,	(انہوں نے) کہا کہ ہم ایک گنہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (کہ اس کو عذاب کریں) ﴿۵۸﴾	قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۵۸﴾
59. (All) save the family of Lot. Them we shall deliver everyone,	مگر لوط کے گھر والے کہ ان سب کو ہم بچا لیں گے ﴿۵۹﴾	اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۹﴾
60. Except his wife, of whom We had decreed that she should be of those who stay behind.	البتہ ان کی عورت (کہ) اس کے لیے ہم نے ٹھیرا دیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جائے گی ﴿۶۰﴾	اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۶۰﴾

اسرار و معارف

پ۱۴ رکوع ۴ - اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ... الی .... اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ - (۴۵ تا ۶۰)

جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زندگی اطاعتِ الٰہی میں بسر کرتے ہیں یقیناً باغوں اور چشموں کی بہترین سرزمین میں رہیں گے ایک ایسی جگہ جہاں کا داخلہ ہی ہر طرح کے امن کی ضمانت ہے اور جہاں داخلے پر کہہ دیا جائے گا جاؤ یہاں امن و سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ نیز اگر دنیا میں کبھی ایک دوسرے کے درمیان رنجش بھی رہی ہو گی تو اس کا طبعی اثر یا خفگی جنت میں داخلے کے وقت دور کر دی جائے گی۔

مزاج برزخ میں وہی رہتا ہے جو دنیا میں ہو

گویا انسانی مزاج کو موت تبدیل نہیں کرتی نہ علم کو فنا کرتی

ہے لہٰذا برزخ میں وہی مزاج رہتا ہے جو دنیا میں رہا ہو اور محبت و ناراضگی کے اثرات دل میں موجود رہتے ہیں اور واقعات جو ان کا باعث بنے یاد رہتے ہیں مگر جنت میں داخلے کے وقت یہ سب چیزیں اس لیے صاف کر دی جائیں گی کہ یہ بھی ایک قسم کا رنج ہے اور جنت ایسی حسین سرزمین کا نام ہے جہاں رنج کو دخل نہیں لہٰذا بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تخت بچھا کر بیٹھے ہوں گے نہ تو انہیں وہاں کسی بھی طرح کا کوئی دکھ ہو گا اور نہ ہی وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے لہٰذا آپ اے نبی ﷺ میرے بندوں کو خبر کر دیجئے کہ ان انمول نعمتوں کا حصول کوئی مشکل نہیں کہ میں معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں لہٰذا توبہ کرکے معافی حاصل کریں اور اطاعت کر کے رحمت کو پائیں کہ ان انعامات کو پالیں اور یہ بھی واضح کر دیجئے کہ جس نے نافرمانی کی راہ ہی اپنائی تو میرا عذاب بھی بہت ہی دردناک عذاب ہے اس کی جھلک اگر وہ دنیا میں بھی دیکھنا چاہیں تو انہیں ان ملائکہ کے حالات سنائیے جو ابراہیم علیہ السلام کے پاس انسانی شکل میں مہمان بن کر وارد ہوئے اور جب انہوں نے کھانا پیش کیا تو انہوں نے ہاتھ نہ بڑھایا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ ہمیں تو آپ لوگوں سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ عربوں میں دستور تھا کہ دشمن کے گھر کا نہ کھاتے تھے تو انہوں نے کہا ہمارے نہ کھانے کا سبب دشمنی نہیں بلکہ ہم اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں اور آپ کو ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری سنانے حاضر ہوئے ہیں جو بہت بڑے علم کا مالک ہو گا فرمایا بھلا یہ خوشخبری سنانے کا کونسا وقت ہے جب بڑھاپے نے میرے قویٰ مضمحل کر دیئے ہیں تو کہنے لگے ہم تو حق کی بات عرض کر رہے ہیں جس کا رب کریم نے حکم دیا ہے لہٰذا ناامیدی کی کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہر طرح سے قادر ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا بے شک اس کی رحمت سے تو صرف راہ گم کردہ لوگ ہی ناامید ہوا کرتے ہیں لیکن کیا تمہارے آنے کا باعث صرف یہی خبر سنانا ہے یا اور بھی کوئی اہم کام درپیش ہے تب انہوں نے بتایا کہ ہمیں ایک ایسی قوم کو تباہ کرنا ہے جو بہت بڑی مجرم ہے یعنی لوط علیہ السلام کی قوم جس میں سے حضرت لوط علیہ السلام کا اتباع کرنے والوں کے علاوہ کوئی نہ بچ سکے گا اور عین تباہی کے وقت وہ سب لوگ امن میں رہیں گے جو ان کی اطاعت کرنے والے ہیں سوائے ان کی اہلیہ کے کہ وہ بھی عملاً زندگی ان کے گھر گزارنے کے باوجود عقیدۃً کفار کے ساتھ ہے لہٰذا

نجات کا مدار

انہی کے ساتھ ہوگی گویا نجات کا مدار عقیدہ پہ ہے اگر عقیدہ درست نہ ہو تو
دنیا کا بہت قریبی رشتہ بھی کسی کام کا نہیں ہاں عقیدہ درست ہو اور صالحین
سے نسبی رشتہ بھی تو نورٌ علیٰ نور ہے۔

رکوع نمبر ۵ — آیات ۶۱ تا ۷۹ — رُبَمَا ١٤ / ٥

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾	پھر جب فرشتے لوط کے گھر گئے ﴿٦١﴾	61. And when the messengers came unto the family of Lot,
قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾	(تو لوط نے) کہا تم تو نا آشنا سے لوگ ہو ﴿٦٢﴾	62. He said: Lo! ye are folk unknown (to me).
قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٣﴾	وہ بولے کہ (نہیں) بلکہ ہم آپ کے پاس وہ چیز لیکر آئے ہیں جس میں لوگ شک کرتے تھے ﴿٦٣﴾	63. They said: Nay, but we bring thee that concerning which they keep disputing.
وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾	اور ہم آپکے پاس یقینی بات لیکر آئے ہیں اور ہم سچ کہتے ہیں ﴿٦٤﴾	64. And bring thee the Truth, and lo! we are truth-tellers.
فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾	تو آپ کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لے نکلیں اور خود ان کے پیچھے چلیں اور آپ میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ اور جہاں آپکو حکم ہو وہاں چلے جایئے ﴿٦٥﴾	65. So travel with thy household in a portion of the night, and follow thou their backs. Let none of you turn round, but go whither ye are commanded.
وَقَضَيْنَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾	اور ہم نے لوط کی طرف وحی بھیجی کہ ان لوگوں کی جڑ صبح ہوتے ہوتے کاٹ دی جائے گی ﴿٦٦﴾	66. And We made plain the case to him, that the root of them (who did wrong) was to be cut at early morn.
وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾	اور اہل شہر (لوط کے پاس) خوش خوش (دوڑے) آئے ﴿٦٧﴾	67. And the people of the city came, rejoicing at the news (of new arrivals).
قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾	(لوط نے) کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں (کہیں انکے بارے میں) مجھے رسوا نہ کرنا ﴿٦٨﴾	68. He said: Lo! they are my guests. Affront me not!
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾	اور خدا سے ڈرو۔ اور میری بے آبروئی نہ کیجیو ﴿٦٩﴾	69. And keep your duty to Allah, and shame me not!
قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾	وہ بولے کیا ہم نے تمکو سارے جہان (کی حمایت و طرفداری) سے منع نہیں کیا ﴿٧٠﴾	70. They said: Have we not forbidden you from (entertaining) anyone?
قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾	(انہوں نے) کہا کہ اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یہ میری (قوم کی) لڑکیاں ہیں (ان سے شادی کر لو) ﴿٧١﴾	71. He said: Here are my daughters, if ye must be doing (so).
لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾	(اے محمد) تمہاری جان کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش (ہو رہے) تھے ﴿٧٢﴾	72. By thy life (O Muhammad) they moved blindly in the frenzy of approaching death.
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾	سو ان کو سورج نکلتے نکلتے چنگھاڑ نے آپکڑا ﴿٧٣﴾	73. Then the (Awful) Cry overtook them at the sunrise:
فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾	اور ہم نے اس (شہر) کو (الٹ کر) نیچے اوپر کر دیا۔ اور ان پر کھنگر کی پتھریاں برسائیں ﴿٧٤﴾	74. And We utterly confounded them, and We rained upon them stones of heated clay.
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾	بیشک اس (قصے) میں اہل فراست کے لئے نشانی ہے ﴿٧٥﴾	75. Lo! therein verily are portents for those who read the signs.
وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾	اور وہ (شہر) اب تک سیدھے رستے پر (موجود) ہے ﴿٧٦﴾	76. And lo! it is upon a road still uneffaced.
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾	بیشک اس میں ایمان لانے والوں کیلئے نشانی ہے ﴿٧٧﴾	77. Lo! therein is indeed a portent for believers.
وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾	اور بن کے رہنے والے (یعنی قوم شعیب کے لوگ) بھی گنہگار تھے ﴿٧٨﴾	78. And the dwellers in the wood* indeed were evil-doers.
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾	تو ہم نے ان سے بھی بدلہ لیا اور یہ دونوں شہر کھلے رستے پر (موجود) ہیں ﴿٧٩﴾	79. So We took vengeance on them; and lo! they both are on a high road plain to see.

ع ٥

اسرار و معارف

پ ۱۴ رکوع ۵۔ فلما جاء اٰل لوط ن المرسلین ... الیٰ .... وانھما لبامام مبین (۶۱ تا ۷۹)

جب وہ فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو ان کے لوگ بڑے پریشان ہوئے کہ وہ خوبصورت لڑکوں کی شکل پہ تھے اور قوم لوط بچوں سے غیر فطری فعل ہی جیسے گناہ فاسد میں مبتلا تھی لہٰذا ان کا گھبرانا ایک قدرتی امر تھا کہ یہ کیسے خوبصورت اور شریف بچے ہیں مگر اہل شہر کو خبر ہوگی تو وہ چڑھ دوڑیں گے جس میں جہاں ان کی رسوائی ہوگی وہاں ہماری عزت بھی نہ رہے گی اور اللہ کی نافرمانی اور گستاخی کا یہ فعل اللہ نہ کرے کہ ہمارے گھر سے شروع ہو چنانچہ وہ بہت گھبرائے اور وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا شہر کے لوگ چڑھ دوڑے کہ یہ خوبصورت لڑکے ہیں انہیں ہمارے سپرد کیا جائے اس کا تذکرہ یہاں موخر کر دیا گیا ہے حالانکہ دوسری جگہ یہ مقدم ہے اور بعد میں فرشتوں نے اپنا فرشتہ ہونا حضرت لوط علیہ السلام پہ ظاہر فرمایا اور اللہ کریم کا پیغام پہنچایا۔

کشف کی حقیقت

اس واقعہ سے بھی کشف کی حقیقت کا اظہار ہوتا ہے کہ جب چاہے اور جس بات سے چاہے نیز جتنا چاہے پردہ ہٹا دیتا ہے ورنہ انبیاء کو بھی علم نہیں ہو سکتا اور جب چاہتا ہے ہو جاتا ہے اس قصہ میں نہ ابراہیم علیہ السلام کو ان کے فرشتہ ہونے کا پتہ چلا نہ لوط علیہ السلام کو حتیٰ کہ بہت گھبرائے تا آنکہ خود فرشتوں نے بتایا لہٰذا کشف اللہ کی طرف سے ایک ذریعہ علم ہے علم غیب نہیں ہے وہ صرف اس کی ذات کا خاصہ ہے۔

لہٰذا فرشتوں نے انہیں بتایا کہ ہم کو حسین لڑکوں کی صورت تو محض ان پہ حجت تمام کرنے کو دی گئی ہے کہ اگر اب بھی آپ کی اطاعت کر لیں تو بچ جائیں گے ورنہ یہ نہ کہہ سکیں گے کہ ہمیں موقعہ نہ ملا تھا ہم تو اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں اور ان لوگوں کا جھگڑا چکانے کو آئے ہیں جس بات میں یہ آپ سے جھگڑتے ہی رہتے ہیں اور اطاعت نہیں کرتے لہٰذا ہم حق کے ساتھ آئے ہیں اور یہ بالکل سچی

اور کھری بات ہے لہٰذا آپ کچھ رات گئے اپنے لوگوں کو ساتھ لے کر یہاں سے کوچ کر جایئے اور جہاں آپ کو جانے حکم ہے تشریف لے چلیں مفسرین کے مطابق آپ کو ملک شام چلے جانے کا کہا گیا تھا۔ اور آپ سب کو روانہ کر کے ان کے پیچھے چلیں کہ کوئی مسلمان رہ نہ جائے نیز کوئی بھی مڑ کر پیچھے نہ دیکھے کہ ان کا حشر کیا ہوتا ہے کہ اللہ کریم نے ان کا فیصلہ فرما دیا ہے کہ صبح ہوتے ہوتے یہ تباہ و برباد کر دیئے جائیں گے۔ اب پھر قصہ وہاں سے شروع فرماتے ہیں کہ جب وہ فرشتے نوعمر لڑکوں کی صورت حضرت لوط علیہ السلام کے ہاں پہنچے اور شہر میں خبر ہوئی تو اہل شہر خوشی سے اچھلتے کودتے وہاں پہنچے حضرت لوط علیہ السلام نے ان کا مقصد بھانپ کر فرمایا کہ شرم کرو یہ میرے مہمان ہیں تم ان سے زیادتی کرو گے تو میری رسوائی ہو گی اللہ سے حیا کرو اور اس کی گرفت سے ڈرو نیز میری عزت بھی خراب نہ کرو کہ تم صرف گناہ کا ارادہ ہی نہیں کر رہے ساتھ اللہ کے نبی کی رسوائی بھی کرنا چاہتے ہو اور یہ ایسا جرم ہے جس پر فوری گرفت کا قوی امکان ہے لیکن انہوں نے ایک نہ سُنی اُلٹا کہنے لگے آپ کیوں سارے جہان کا ٹھیکہ لیتے ہیں جبکہ ہم نے آپکو منع بھی کر دیا تھا کہ آپ لوگوں کے اور ہمارے درمیان نہ آیا کریں حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا یہ میری بیٹیاں، یعنی جو تمہاری منکوحہ بیبیاں ہیں آخر تم ان سے قضاءِ شہوت کیوں نہیں کرتے جبکہ یہ تم پر حلال بھی ہیں۔

آپ ﷺ کی عظمت کی ایک انوکھی دلیل

مگر آپ کی زندگی کی قسم۔ سُبحان اللہ یہاں آپ ﷺ کی حیاتِ پاک کی قسم کھائی گئی ہے جس سے مراد ہے کہ آپ کی تمام عمر قبلِ بعثت اور بعدِ بعثت اللہ کی اطاعت عشقِ الٰہی اور اس کی رضا کی طلب کا ایسا نمونہ ہے جس کی مثال کسی مقرب فرشتہ میں ملتی ہے نہ کسی نبی اور رسول کی حیات میں کہ اللہ نے اور کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی اور قسم سے مراد جس کی قسم کھائی جائے اسے بات مذکورہ پہ بطور گواہ پیش کرنا ہوتا ہے اسی لیے مخلوق کے لیے اللہ کریم کے سوا کسی کی قسم کھانا جائز نہیں مگر اللہ کریم جس بات کو بطور دلیل پیش کریں اس کی قسم کھاتے ہیں تو یہاں آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو گواہ بنایا کہ وہ راہ راست سے کس قدر دور تھے کہ راہ راست تو آپکی حیات ہے اب انہیں دیکھیں جوانی مستی میں ہر بات بھول رہے تھے۔ کہ اچانک

سورج نکلنے کے وقت انہیں ایک سخت چنگھاڑ نے آدبوچا جس سے جگر تک پھٹنے لگے مگر اسی پر بس کہاں ان کی زمین ہی کو نیچے تک اکھیڑ کر الٹا کر پھینک دیا گیا نیچے کی طرف اوپر آگئی اور اوپر والے نیچے دھنس رگئے نیز آسمانوں سے ان پر پتھروں کی بارش برسائی گئی یعنی ایک دردناک چیخ نے حواس گم کر دیئے پھر آسمانوں سے پتھر برسنے لگے اور آخر زمین ہی الٹ دی گئی ان کے حالات پر غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سامان عبرت ہے اور وہ مقام تاحال ایک بڑے راستے پر ان کی بربادی کو اپنی زبانِ حال سے بیان کر رہا ہے ۔

یہ جگہ اردن میں عرب سے شام جانے والے بڑے راستے پر ہے جہاں ایک بہت بڑا رقبہ سطح سمندر سے بہت نیچے واقعہ ہے اور جس پر ایک سیاہ پانی کا سمندر سا موجود ہے جس میں کوئی حیات نہیں مینڈک اور آبی گھونگا تک نہیں ملتا ہے بلکہ اس کا نام ہی بحر میت (DEAD SEA) ہے جدید تحقیق کے مطابق اس میں پانی کے اجزاء کم اور تیل کے اجزاء زیادہ ہیں اس لیے حیات ممکن نہیں مگر یہ شہادت تو موجود ہے کہ کتنی گہرائی تک زمین کو الٹا گیا کہ تیل اوپر آگیا جو سمندروں میں بھی ہزاروں فٹ نیچے کھودنے سے ملتا ہے ۔

سامانِ عبرت

یہ جگہیں بھی سامان عبرت ہیں مگر ایمان نصیب ہو تب اسی لیے آپ جب کسی ایسی جگہ سے گزرتے تو آپ پر ہیبت طاری ہو جاتی اور سر مبارک جھکا کر گزر جاتے مگر افسوس آجکل اسے تفریح گاہ بنایا گیا ہے اور ہوٹل وغیرہ بنا کر وہاں سیاحوں کو رکھا جاتا ہے جیسے اپنے ہاں موہنجوداڑو ہڑپہ اور ٹیکسلا وغیرہ سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے انہیں سیرگاہ بنایا گیا ہے ۔ ایسے ہی اصحاب الایکہ یعنی ایک بن میں رہنے والے جن کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے بھی بڑے ظالم تھے انہوں نے بھی اپنے کیئے کی سزا پائی اور انتقامِ الٰہی کا شکار ہوئے وہ جگہ بھی ایک بڑے راستے پر پڑتی ہے یہ وادی حجاز اور شام کے درمیان واقع ہے ۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۸۰ تا ۹۹ رُبَمَا ۱۴/۶

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۸۰ اور وادی حجر کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی ۝۸۰ ۱۶۶ع

80. And the dwellers in Al-Hijr indeed denied (Our) messengers:
81. And We gave them Our revela-

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٨١﴾
ہم نے انکو اپنی نشانیاں دیں اور وہ اُنسے مُنہ پھیرتے رہے ﴿٨١﴾
...tions, but they were averse to them:

وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾
اور وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے (کہ) امن (و اطمینان) سے رہیں گے ﴿٨٢﴾
82. And they used to hew out dwellings from the hills, (wherein they dwelt) secure.

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾
تو چیخ نے ان کو صبح ہوتے ہوتے آپکڑا ﴿٨٣﴾
83. But the (Awful) Cry overtook them at the morning hour,

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾
اور جو کام وہ کرتے تھے وہ اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے ﴿٨٤﴾
84. And that which they were wont to count as gain availed them not.

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ
فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾
اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (مخلوقات) اُن میں
ہے اُس کو تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور قیامت تو ضرور
آکر رہے گی تو تم (ان لوگوں سے) اچھی طرح سے درگزر کرو ﴿٨٥﴾
85. We created not the heavens and the earth and all that is between them save with truth, and lo! the Hour is surely coming, so forgive, O Muhammad, with a gracious forgiveness.

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾
کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ہی (سب کچھ) پیدا کرنیوالا (اور) جاننے والا ہے ﴿٨٦﴾
86. Lo! Thy Lord! He is the All-Wise Creator.

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ
الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾
اور ہم نے تم کو سات (آیتیں) جو (نماز میں) دُہرا کر پڑھی جاتی
ہیں (یعنی سورۃ الحمد) اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے ﴿٨٧﴾
87. We have given thee seven of the oft-repeated (verses) and the great Qur'an.

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ
اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ
اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾
اور ہم نے کفار کی کئی جماعتوں کو جو (فوائد دنیاوی سے)
متمتع کیا ہے تم اُن کی طرف (رغبت سے) آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھنا
اور نہ اُنکے حال پر تأسف کرنا اور مومنوں سے خاطر اور تواضع سے پیش آنا ﴿٨٨﴾
88. Strain not thine eyes toward that which We cause some wedded pairs among them to enjoy, and be not grieved on their account, and lower thy wing (in tenderness) for the believers.

وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾
اور کہہ دو کہ میں تو علانیہ ڈر سنانے والا ہوں ﴿٨٩﴾
89. And say: Lo! I, even I, am a plain warner,

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾
(اور ہم ان کفار پر اسی طرح عذاب نازل کرینگے) جس طرح ان لوگوں پر نازل کیا جنہوں نے تقسیم کر دیا ﴿٩٠﴾
90. Such as We send down for those who make division,

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾
یعنی قرآن کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ﴿٩١﴾
91. Those who break the Qur'ân into parts:

فَوَرَبِّكَ لَنَسْــَٔـلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾
تمہارے پروردگار کی قسم ہم اُن سے ضرور پرسش کرینگے ﴿٩٢﴾
92. Them, by thy Lord, We shall question, every one,

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾
اُن کاموں کی جو وہ کرتے رہے ﴿٩٣﴾
93. Of what they used to do.

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾
پس جو حکم تم کو (خدا کی طرف سے) ملا ہے وہ (لوگوں کو) سُنا دو
اور مشرکوں کا (ذرا) خیال نہ کرو ﴿٩٤﴾
94. So proclaim that which thou art commanded, and withdraw from the idolaters.

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾
ہم تمہیں ان لوگوں (کے شر) سے بچانے کیلئے جو تم سے استہزا کرتے ہیں کافی ہیں ﴿٩٥﴾
95. Lo! We defend thee from the scoffers,

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۚ
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾
جو خدا کے ساتھ اور معبود قرار دیتے ہیں سو عنقریب ان کو
(ان باتوں کا انجام) معلوم ہو جائے گا ﴿٩٦﴾
96. Who set some other god along with Allah. But they will come to know.

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ
بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾
اور ہم جانتے ہیں کہ ان کی باتوں سے تمہارا دل تنگ
ہوتا ہے ﴿٩٧﴾
97. Well know We that thy bosom is at times oppressed by what they say,

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ
السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾
تو تم اپنے پروردگار کی تسبیح کہتے اور (اسکی) خوبیاں
بیان کرتے رہو اور سجدہ کرنے والوں میں داخل رہو ﴿٩٨﴾
98. But hymn the praise of thy Lord, and be of those who make prostration (unto Him):

ع وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾
اور اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت (کا وقت) آجائے ﴿٩٩﴾
99. And serve thy Lord till the inevitable cometh unto thee.

اسرار و معارف

پ رکوع ۶ - وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ . . . . الیٰ . . . وَاعْبُدْ رَبَّكَ
حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ○ (۸۰ تا ۹۹) اور اصحاب حجر بھی جنہیں ثمود کہا گیا ہے نے بھی اللہ کے

رسولوں کا انکار کیا حالانکہ انہیں بہت روشن معجزات عطا ہوئے تھے مگر ان لوگوں نے توجہ تک نہ کی بلکہ محض دنیاوی اسباب پہ بھروسہ کرنے میں لگے رہے ان لوگوں نے بڑے بڑے پہاڑوں کو کاٹ کر گھر بنائے کہ یہ مضبوط مکان انہیں امن وسلامتی مہیا کریں گے مگر انہیں بھی ویسی ہی زیردست چنگھاڑ نے صبح کے وقت آلیا اور حفاظت کے جس قدر مادی اسباب انہوں نے بنائے تھے وہ ان کے کسی کام نہ آسکے کہ یہ ارض وسما کی تخلیق یا یہ نظامِ عالم بڑی حکمت سے بنایا گیا ہے اور بظاہر اسباب خواہ کیسے نظر آرہے ہوں کفر اور برائی پر ہمیشہ سزا ملتی ہے اور تباہی آتی ہے۔ اور امن کا راستہ صرف اللہ کی اطاعت ہی کا ہے نیز قیامت بھی تو بلاشبہ قائم ہوگی جس میں حقیقی سزا وجزا دی جائے گی کہ دنیا کی سزا تو محض گناہ کا ہلکا سا اثر ہے لہٰذا آپ نہایت مناسب طریقے سے درگذر کیجیے۔

تبلیغ دین کیلیے حالات کو برداشت کرنا چاہیے

اس میں دینی تبلیغ کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ تحمل اور بُردباری سے حالات کا مقابلہ کیا جائے اور دین کا کام کرنے والے فرد کو جذباتی نہ ہونا چاہیے کہ آپ کا رب ہی سب کا خالق ہے اس لیے وہ سب کی ہر ہر حرکت اور ہر سوچ کا علم رکھتا ہے۔

سورہ فاتحہ کی عظمت

ہم نے آپ کو سات آیات عطا فرمائی ہیں جو پورے قرآن کی عظمت کی حامل ہیں اور جو بار بار یعنی نماز کی ہر ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہیں۔ مفسرین کرام کے مطابق اسلام کے سارے بنیادی اصول اسی سورہ میں سمو دیئے گئے قرآن حکیم انہی کی وضاحت اور حدیث شریف انہی کا مفہوم بیان کرتی ہے نیز ایسی جامع دعا پہلے کسی بھی امت کو عطا نہ کی گئی کاش مسلمان اسی کو خلوص سے دہرایا کرتے مگر آج تو اکثریت اس کے لفظی معنوں تک سے آشنا نہیں۔ آپ اس بات کو کوئی اہمیت نہ دیجیے کہ کفار و مشرکین میں بعض لوگوں کو بہت مال و دولت یا دنیاوی اسباب حاصل ہیں نہ اس بات پہ دکھ محسوس کیجیے یعنی نہ تو یہ خیال فرمایئے کہ یہ مالدار ہیں حالانکہ کفر اختیار کیے ہوئے اور نہ یہ دکھ کہ شاید مالدار نہ ہوتے تو ایمان لے آتے کہ پہلے تباہ ہونے والوں کے پاس بھی دنیا کے اسباب تھے مگر وہ وقتی اور فانی فائدے کے علاوہ کسی کام نہ آئے نیز یہ لوگ مزاجاً بگڑ چکے

ہیں مالدار نہ بھی ہوتے تو ان کا کردار یہی ہوتا لہٰذا آپ اپنی ساری شفقتیں ان لوگوں پہ متوجہ فرمائیے۔ جو ایمان لائے ہیں۔

صحتِ عقیدہ بہت بڑی نعمت ہے

واہ کیا نعمت ہے کہ صحتِ عقیدہ پہ شفقتِ رسالت کو متوجہ فرمایا جارہا ہے جو پہلے رحمتِ عالم ہیں بھلا اس حکم کے بعد ان کی شفقتوں کا کیا عالم ہوگا۔

اور آپ علی الاعلان فرما دیجئے کہ میں تمہیں اللہ تعالےٰ کے عذابوں سے کھلم کھلا ڈرانے اور ہر وقت مطلع کرنے والا ہوں کہ قبل از تبلیغ مکہ مکرمہ میں خفیہ طریقے سے جاری تھی کہ اعلان کرنے کا حکم ہوا تو نہ صرف آپ ﷺ بلکہ صحابہ کرامؓ بھی کھل کر میدان میں آگئے اور تبلیغ دین کا کام علی الاعلان ہونے لگا۔ آپ ان عذابوں سے خبردار کیجئے جو پہلے بھی ایسے لوگوں پہ نازل ہو چکے جنہوں نے اللہ کی کتابوں کے حصے بخرے کر رکھے تھے یعنی جو بات پسند آئی قبول کر لی اور جو خلافِ مزاج نظر آئی اس کا انکار کر دیا۔ سو تیرے پروردگار کی قسم یعنی تیرے پیدا کرنے والے کی شانِ ربوبیت اس بات پہ گواہ ہے کہ سب سے تمام اعمال کی پرسش ہوگی یعنی یہ شانِ ربوبیت کہ ہر شے پہ پھل لگتا ہے اور ہر کام کا نتیجہ سامنے آتا ہے خود اس بات کی دلیل ہے کہ کردار و اعمال کے نتائج بھی اپنے وقت پہ سامنے آئیں گے۔ لہٰذا آپ وہ بات کھول کر سُنا دیجئے جس کا حکم آپ کو ہوا ہے اور مشرکین کی ہرگز پرواہ نہ کیجئے اور نہ مذاق اڑانے کو خاطر میں لایئے ہم آپ کی طرف سے انہیں کافی ہیں کہ آپ سے مذاق کرتے ہیں اور اللہ کے ساتھ دوسروں کو معبود قرار دیتے ہیں بہت جلد اپنے انجام کو پالیں گے یہ تو اللہ کریم کے علم میں ہے کہ آپ کے دل کو رنج پہنچتا ہے ایک فطری جذبے اور انسانی مزاج کے تقاضے کے مطابق ایسا ہوتا ہے کہ یہ باتیں ہی ایسی کرتے ہیں مگر اس کا بھی علاج ہے۔

ذکر طبعی تفکرات کا علاج بھی ہے

کہ آپ اپنے رب کی پاکی بیان کریں اسکا ذکر کیا کریں اور عبادات میں مجاہدہ فرمائیں اور یہ کام کئے جائیں حتیٰ کہ دنیا کی زندگی اپنے اختتام کو پہنچے گویا دشمن کی ایذا اور دل کی تنگی کا حقیقی علاج ذکر الٰہی ہے جس سے عبادات کا اعلیٰ درجہ بھی نصیب ہوتا ہے اور انسان کلی طور پہ ادھر متوجہ رہتا ہے

سورہ حجر تمام ہوئی۔